

(1962)

سپریم کورٹ رپورٹس

896

12 اپریل 1961

از عدالت الاعظمیٰ

دی کلکٹر آف کسٹمز، بروڈا

بنام

ڈگ و جے سنجی اسپنگ اینڈ ویونگ ملز لمیٹڈ

(کے سبب راز اور رگھو بردیال، جسٹسز)

درآمد۔ کلکٹر آف کسٹمز کے ذریعہ سامان کی ضبطی۔ بورڈ آف ریونیو کے ذریعہ ضبطی کے بجائے جرمانہ، کلکٹر آف کسٹمز کے ذریعہ محسوس کرنا۔ سمندری کسٹمز ایکٹ، 1878 (VIII آف 1878)، دفعات 167 (8)، 193 کے ذریعہ وصول کیا جاسکتا ہے۔

مدعا علیہ نے اپنے لائسنس کے تحت دی گئی قیمت سے زیادہ قیمت کا سامان درآمد کیا۔ کلکٹر آف کسٹمز نے سمندری کسٹمز ایکٹ 4878 کی دفعہ 167 (8) کے تحت سامان ضبط کرنے کا حکم دیا اور ضبطی کے بدلے مدعا علیہ کو جرمانے کا آپشن دیا۔ اپیل پر سینٹرل بورڈ آف ریونیو نے کلکٹر آف کسٹمز کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا اور اس کے بجائے جرمانہ عائد کر دیا۔ مدعا علیہ نے جرمانے کی ادائیگی نہیں کی اور کلکٹر آف کسٹمز نے جرمانے کی وصولی کے لئے ایکٹ کی دفعہ 193 کے تحت کارروائی کی جس کے بعد مجسٹریٹ نے مدعا علیہ کے خلاف ضبطی کے وارنٹ جاری کرتے ہوئے کہا کہ کلکٹر آف کسٹمز ایکٹ کی دفعہ 193 کے تحت جرمانے کو جائز طور پر وصول کر سکتے ہیں۔ سیشن جج نے نظر ثانی میں مدعا علیہان کی درخواست مسترد کر دی لیکن ہائی کورٹ نے کہا کہ چونکہ جرمانہ سینٹرل بورڈ آف ریونیو نے عائد کیا تھا اس لئے کلکٹر آف کسٹمز کو ایکٹ کی دفعہ 193 کے تحت جرمانے کی رقم کا احساس نہیں ہے اور یہ بھی کہا کہ ضبطی کو جرمانے

میں تبدیل کرنے کا سینٹرل بورڈ آف ریونیو کا حکم دائرہ اختیار سے باہر نہیں ہے۔ خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل پر۔

کہا گیا ہے کہ سینٹرل بورڈ آف ریونیو جو "چیف کسٹمز اتھارٹی" ہے، کو "کسٹمز کانسٹیبل" نہیں کہا جاسکتا ہے، اور پہلی بار جرمانہ عائد کرنے والے چیف کسٹمز اتھارٹی کے حکم کو سی کسٹمز ایکٹ کی دفعہ 193 کے معنی کے اندر کلکٹر آف کسٹمز کا حکم نہیں سمجھا جاسکتا ہے، 1873ء اور اس طرح کسٹمز کلکٹر کو سینٹرل بورڈ آف ریونیو کی جانب سے عائد جرمانے کا احساس نہیں ہو سکا۔

رنگا سوامی بنام الغامیل، اے آئی آر (1915) مدراس 1133، کرسٹنا مچاریار بنام منگمال (1902) آئی ایل آر 26 مدراس 91 اور لچھمیشور پرساد شوکل بنام کیشور لال چودھری (1940) ایف سی آر 84 کا اطلاق نہیں ہوا۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1960 کی فوجداری اپیل نمبر 74۔

راجکوٹ میں بمبئی ہائی کورٹ کے 8 اگست 1957 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل 1956 کی فوجداری نظر ثانی درخواست نمبر 10 میں کی گئی۔

درخواست گزار کی طرف سے بی کے کھنہ اور ٹی ایم سین۔

مدعا علیہ کی طرف سے رامیشور ناتھ، ایس این اندھی اور پی ایل ووہرا شامل ہیں۔

12 اپریل 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس سباراؤ۔ خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل راجکوٹ میں بمبئی ہائی کورٹ کے اس حکم کے خلاف ہے جس میں سی کسٹمز ایکٹ، 1878 کی دفعہ 193 کے تحت مدعا علیہ پر لگائے گئے جرمانے

کو نافذ کرنے کے لئے جام نگر کے فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کی طرف سے جاری کیے گئے ضبطی وارنٹ کو خارج کر دیا گیا تھا۔

مادی حقائق کو مختصر طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔ جواب دہندہ ڈگ وجے سنگھ جی اسپنگ اینڈ ویونگ ملز لمیٹڈ، جام نگر ہیں۔ اس نے پانڈ پچیری سے ایک کھیپ کے تحت سیکنڈ ہینڈ کرگھوں کے 275 معالے اور دوسری کھیپ کے تحت پلانٹ مشینری کے لئے سیکنڈ ہینڈ ٹیکسٹائل فضلے کے 175 معالے درآمد کیے۔ جواب دہندہ کے پاس ان کھیپوں کی قیمت سے کم قیمت کی اشیاء کی درآمد کا لائسنس تھا۔ بڑودہ کے کسٹم کلکٹر نے مذکورہ سامان کو ایکٹ کی دفعہ 167 (8) کے تحت ضبط کرنے کا حکم دیا۔ اور ضبطی کے بدلے مدعا علیہ کو دو کھیپوں کے سلسلے میں 22,918 روپے اور 16,000 روپے جرمانہ ادا کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ مزید برآں، اس بنیاد پر کہ مدعا علیہ نے پہلی کھیپ کے تحت درآمد شدہ سامان کی قیمت کو کم بیان کیا تھا، درخواست گزار نے ایکٹ کی دفعہ 167 (37) (سی) کے تحت 500 روپے کا جرمانہ عائد کیا۔ مذکورہ حکم کے خلاف، مدعا علیہ نے سینٹرل بورڈ آف ریونیو اور مذکورہ بورڈ کو 15 جنوری 1954 کے اپنے حکم کے ذریعہ دو اپیلوں کو ترجیح دی۔ درخواست گزار کے احکامات کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ایکٹ کی دفعہ 167 (8) کے تحت پہلی کھیپ کے سلسلے میں 22,918 روپے اور دوسری کھیپ کے سلسلے میں 16,000 روپے کا جرمانہ عائد کیا۔ تاہم 500 روپے کا جرمانہ برقرار رکھا گیا۔ نظر ثانی میں حکومت ہند نے سینٹرل بورڈ آف ریونیو کے حکم میں ترمیم کرتے ہوئے 500 روپے کے جرمانے کو منسوخ کر دیا اور دیگر معاملات میں اس نے مذکورہ بورڈ کے حکم کی توثیق کی۔ مدعا علیہ نے اپیل کنندہ کے حق میں بانڈ پر عمل درآمد کرنے پر سامان کلیئر کر دیا۔ چونکہ مدعا علیہ نے جرمانہ ادا نہیں کیا تھا، اس لئے اپیل کنندہ نے ایکٹ کی دفعہ 193 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے جام نگر کے فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کو تحریری طور پر ڈیفالٹ کی اطلاع دی تا کہ مذکورہ دفعہ کے ذریعہ مقرر کردہ طریقے سے جرمانے کی وصولی کی جاسکے جیسے مذکورہ جرمانہ مجسٹریٹ نے خود عائد کیا ہو۔ مذکورہ درخواست پر مجسٹریٹ نے مدعا علیہ کے خلاف ضبطی کے وارنٹ جاری کیے، لیکن مدعا علیہ نے اس بنیاد پر مذکورہ وارنٹ منسوخ کرنے کے لئے ان کے سامنے عرضی دائر کی کہ سینٹرل بورڈ آف ریونیو کا حکم غیر قانونی تھا اور اس بنیاد پر بھی کہ اپیل کنندہ کو ایکٹ کی دفعہ 193 کے تحت کارروائی کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ مجسٹریٹ نے 8 مئی 1956 کے اپنے حکم کے ذریعہ کہا کہ اپیل کنندہ قانون کی دفعہ 193 کے تحت فراہم کردہ مشینری کے تحت مذکورہ رقم کو جائز طور پر وصول کر سکتا ہے۔ مجسٹریٹ کے مذکورہ حکم کے خلاف مدعا علیہ نے سیشن جج، ہلار، جام نگر

کے پاس اپیل کو ترجیح دی، لیکن بعد میں اسے نظر ثانی میں تبدیل کر دیا گیا اور اسے خارج کر دیا گیا۔ اس حکم کے خلاف ہائی کورٹ میں نظر ثانی پر ہائی کورٹ نے کہا کہ چونکہ جرمانہ سینٹرل بورڈ ریونیو نے عائد کیا تھا، لہذا اپیل کنندہ کو ایکٹ کی دفعہ 193 کے تحت مذکورہ رقم کا احساس نہیں ہو سکتا ہے۔ اس نے یہ رائے بھی ظاہر کی کہ اپیلیٹ اتھارٹی کا حتمی حکم دائرہ اختیار سے باہر نہیں تھا کیونکہ یہ ظاہر نہیں کیا گیا تھا کہ ضبط کیے جانے والے سامان کے مالک کی رضامندی سینٹرل بورڈ آف ریونیو نے ضبطی کو جرمانے میں تبدیل کرنے کا حکم جاری کرنے سے پہلے حاصل نہیں کی تھی۔ نتیجتاً ہائی کورٹ نے مجسٹریٹ کی جانب سے جاری کیے گئے ضبطی وارنٹ کو کالعدم قرار دے دیا اور منسوخ کر دیا۔ لہذا اپیل۔

درخواست گزار کے وکیل نے وسیع پیمانے پر دلیل دی کہ قانون کی دفعہ 193 کو مقننہ کی نیت کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آزادانہ طور پر سمجھا جانا چاہئے اور اگر ایسا ہوتا ہے تو کسٹم کے افسر کے متبادل میں سینٹرل بورڈ آف ریونیو کے حکم کو مذکورہ دفعہ کے تحت مؤخر الذکر افسر کے ذریعہ نافذ کیا جاسکتا ہے۔ دوسری جانب مدعا علیہ کے وکیل نے دلیل دی کہ سینٹرل بورڈ آف ریونیو ایکٹ کی دفعہ 193 کے تحت کسٹمز کا افسر نہیں ہے اور اس لیے اس کے حکم کو مذکورہ دفعہ کے تحت کسٹمز کا افسر نافذ نہیں کر سکتا۔ اور یہ کہ اگر بورڈ، چیف کسٹمز اتھارٹی ہونے کے ناطے، ان الفاظ کے معنی میں "کسٹمز کا افسر" سمجھا جاسکتا ہے، تو مذکورہ چیف کسٹمز اتھارٹی صرف مذکورہ حکم کو نافذ کر سکتی ہے نہ کہ کلکٹر آف کسٹمز۔

متخارب اعتراضات کی تعریف کرنے اور پیش کردہ مسئلے کا تسلی بخش حل فراہم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایکٹ کی متعلقہ دفعات کا مطالعہ کیا جائے، نہ صرف اس ایکٹ کی اسکیم کو سمجھا جائے بلکہ مذکورہ دفعات کے ذریعہ ظاہر کردہ اسکیم کی روشنی میں اس کی دفعہ 193 کی دفعات کی تشکیل بھی کی جائے۔ یہ تعمیر کے معروف اصولوں میں سے ایک ہے کہ "اگر کسی قانون کے الفاظ اپنے آپ میں درست اور غیر مبہم ہیں تو ان الفاظ کو ان کے فطری اور عام معنوں میں بیان کرنے سے زیادہ ضروری نہیں ہے، ایسی صورت میں الفاظ خود مقننہ کے ارادے کا بہترین اعلان کرتے ہیں"۔ تعمیر کا یہ بھی اتنا ہی طے شدہ اصول ہے کہ "جہاں متبادل تعمیرات یکساں طور پر کھلی ہوں وہاں متبادل کا انتخاب کیا جائے جو اس نظام کے ہموار کام کے ساتھ مطابقت رکھتا ہو جسے قانون ریگولیت کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور اس متبادل کو مسترد کر دیا جائے گا جو نظام کے کام میں غیر یقینی، رگڑ یا الجھن پیدا کرے گا۔ اس پس منظر میں اور تعمیر کے مذکورہ بالا دو اصولوں کے پیش نظر، آئیے سب سے پہلے اس ایکٹ کی اسکیم کی جانچ پڑتال کریں۔ سیکشن 3 میں "چیف کسٹمز اتھارٹی" کی تعریف سینٹرل بورڈ آف ریونیو سے ہے۔ "کسٹمز کلکٹر" کی تعریف یہ ہے کہ "کسٹمز کا ہر افسر

اس وقت کسی کسٹم ہاؤس کا الگ الگ انچارج ہو، یا انچارج افسر کے تمام، یا کسی خاص فرانس کو انجام دینے کا مجاز ہو۔ دفعہ 19 مرکزی حکومت کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ سمندر یا زمینی راستے سے سامان کی درآمد یا درآمد پر پابندی عائد کرے یا محدود کرے۔ دفعہ 167 ایکٹ کے تحت جرائم کے لئے مختلف سزائیں تجویز کرتی ہے۔ دفعہ 167 (8) میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی سامان، جس کی درآمد یا درآمد فی الحال ایکٹ کے باب 4 کے ذریعہ یا اس کے تحت ممنوع ہے یا محدود ہے، اس طرح کی ممانعت یا پابندی کے برعکس ہندوستان سے درآمد یا درآمد کی جاتی ہے، تو ایسی اشیاء ضبطی کی ذمہ دار ہوں گی۔ اور اس طرح کے کسی بھی جرم میں ملوث کوئی بھی شخص سامان کی قیمت کے تین گنا سے زیادہ یا ایک ہزار روپے سے زیادہ جرمانے کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔ دفعہ 167 (37) (سی) کے تحت اگر یہ پایا جاتا ہے کہ جب کوئی سامان درآمد یا درآمد کے لیے کسی کسٹم ہاؤس میں داخل کیا جاتا ہے یا لایا جاتا ہے تو اس طرح کے پیکیجز کے مواد کو ایس او آر بی، معیار، مقدار یا قیمت کے حوالے سے غلط بیان کیا گیا ہے تو ایسے پیکیج ضبطی کے مستحق ہوں گے اور ایسے کسی بھی جرم میں متعلقہ ہر شخص ایک ہزار روپے سے زیادہ جرمانے کا مستحق ہوگا۔ دفعہ 182 کسٹم کلکٹر کو یہ فیصلہ کرنے کا اختیار دیتی ہے کہ آیا کوئی چیز ضبطی، ڈیوٹی کی شرح میں اضافہ یا کوئی شخص جرمانے کا ذمہ دار ہے یا نہیں۔ دفعہ 183 اس طرح کے اختیار کو حکم دیتی ہے کہ وہ ضبط شدہ سامان کے مالک کو اس طرح کے جرمانے کے بدلے ادائیگی کا اختیار دے جو وہ مناسب سمجھتا ہے۔ دفعہ 188 اس طرح کے حکم سے چیف کسٹم اتھارٹی کو اپیل کا حق دیتی ہے جو اس طرح کا حکم جاری کرنے کا اختیار رکھتا ہے جس کے خلاف اپیل کیے گئے فیصلے یا حکم کی توثیق، تبدیلی یا منسوخی؛ لیکن اس دفعہ کی شق کے تحت مذکورہ اپیلیٹ اتھارٹی کسی بھی شخص کو اصل فیصلے یا حکم میں اس کے خلاف مقرر کردہ رقم سے زیادہ ضبطی، جرمانے یا ڈیوٹی کی شرح کے تابع کرنے کا حکم نہیں دے سکتی۔ اس دفعہ کے تحت پاس کیا جانے والا ہر حکم مرکزی حکومت کو سیکشن 191 کے ذریعہ تفویض کردہ نظر ثانی کے اختیارات سے مشروط ہے۔ سیکشن 190 چیف کسٹمز اتھارٹی کو جرمانے، شرح میں اضافہ یا مکمل یا جزوی طور پر ضبطی کا اختیار دیتا ہے۔ یہ مذکورہ اتھارٹی کو ضبط کیے جانے والے سامان کے مالک کی رضامندی سے ضبطی کے حکم کو جرمانے میں تبدیل کرنے کے قابل بناتا ہے جو اس طرح کے سامان کی قیمت سے زیادہ نہ ہو۔ سیکشن 190 اے چیف کسٹم اتھارٹی کو ایکٹ کے تحت پاس کیے گئے کسٹمز کے کسی بھی افسر کے حکم پر نظر ثانی کا اختیار دیتا ہے اور اسے اس قابل بناتا ہے کہ وہ اس طرح کا حکم جاری کر سکے جو اسے مناسب لگے۔ اس کے بعد اہم دفعہ 193 آتی ہے۔ چونکہ بحث اس سیکشن کی دفعات پر منحصر ہے، لہذا اس مرحلے پر پورے سیکشن کو پڑھنا آسان ہوگا۔

دفعہ: 193 "جب کسٹم ز کے کسی افسر کی طرف سے اس ایکٹ کے تحت کسی شخص کے خلاف جرمانے یا ڈیوٹی کی بڑھتی ہوئی شرح کا تعین کیا جاتا ہے، تو ایسا افسر، اگر ایسا جرمانہ یا بڑھتی ہوئی شرح ادا نہیں کی جاتی ہے، تو وہ مذکورہ شخص کے کسی بھی سامان کی فروخت کے ذریعے یہ وصول کر سکتا ہے جو اس کے چارج میں ہو یا کسٹم کے کسی دوسرے افسر کے انچارج میں ہو۔

جب کسٹم ز کا کوئی افسر جس نے اس ایکٹ کے تحت کسی شخص کے خلاف جرمانے یا ڈیوٹی کی شرح میں اضافہ کیا ہے، اس طرح کے سامان سے اس کی ادانہ کی گئی رقم وصول کرنے سے قاصر ہے، تو ایسا افسر مقامی حدود کے اندر کسی بھی مجسٹریٹ کو تحریری طور پر مطلع کر سکتا ہے جس کے دائرہ اختیار میں ایسا شخص یا اس سے متعلق کوئی سامان ہو سکتا ہے، مذکورہ شخص کا نام اور رہائش گاہ اور جرمانے کی رقم یا ڈیوٹی کی بڑھتی ہوئی شرح بغیر وصول کی جائے؛ اور اس کے بعد ایسے مجسٹریٹ مذکورہ رقم کی ادائیگی کو اسی طرح نافذ کریں گے جیسے اس طرح کا جرمانہ یا بڑھتی ہوئی شرح ان کی طرف سے عائد کی گئی ہو۔

یہاں رکتے ہوئے، آئیے ہم مذکورہ بالا دفعات کا خلاصہ بیان کرتے ہیں۔ اس ایکٹ کے تحت وہ سامان، جس کی درآمد یا برآمد ایکٹ کی دفعات کے تحت ممنوع یا محدود ہے، ضبط کرنے کا مستحق ہے اور متعلقہ شخص جرمانے کا بھی ذمہ دار ہے۔ یہاں تک کہ درآمد یا برآمد کی جانے والی اشیاء کی قسم، معیار، مقدار یا قیمت کے بارے میں غلط بیانی بھی جرم ہے اور پیکجز، ان کے مندرجات کے ساتھ، ضبط کیے جاسکتے ہیں اور اس طرح کے کسی بھی جرم میں متعلقہ شخص بھی جرمانے کا مستحق ہے۔ کسٹم کے کلکٹر مذکورہ سامان کو ضبط کرنے کے ساتھ ساتھ متعلقہ شخص پر جرمانہ عائد کرنے کا حکم دے سکتے ہیں۔ اس حکم کے خلاف اپیل میں چیف کسٹم اتھارٹی مذکورہ حکم میں ترمیم تو کر سکتی ہے لیکن اس کے پاس بوجھ بڑھانے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ یہ اس طرح کے جرمانے یا ضبطی کو مکمل یا جزوی طور پر معاف کر سکتا ہے، لیکن یہ ضبطی کے حکم کو جرمانے میں بھی تبدیل کر سکتا ہے جو ایسی اشیاء کی قیمت سے زیادہ نہ ہو۔ کسٹمز کے افسر کی جانب سے جاری کردہ جرمانے کے حکم کے خلاف اپیل دائر کرنے کا خواہش مند شخص اپیل کے التوا میں بندرگاہ پر کسٹم کلکٹر کے ہاتھوں میں جمع کرائے گا جہاں تنازعہ پیدا ہوتا ہے اور ایسا فیصلہ یا حکم جاری کرنے والے افسر کی جانب سے مانگی گئی رقم۔ اور اگر وہ مکمل طور پر یا جزوی طور پر کامیاب ہو جاتا ہے تو اس کا پورا یا ایسا حصہ، جیسا بھی معاملہ ہو، اسے واپس کر دیا جائے گا۔ لہذا ان دفعات کا نتیجہ یہ ہے کہ اپیلٹ ٹریبونل کو اس کی طرف سے عائد جرمانے کی

ادائیگی کو نافذ کرنے کے لئے کبھی بھی ہنگامی صورتحال یا ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ اس کے ذریعہ اس وقت تک کوئی اپیل نہیں سنی جائے گی جب تک کہ مذکورہ بالا کے مطابق جرمانہ جمع نہ کیا جائے۔

اس پس منظر میں آئیے ایکٹ کی دفعہ 193 کی متعلقہ دفعات پر نظر ڈالتے ہیں۔ مذکورہ دفعہ کے تحت صرف کسٹمز کا ایک افسر، جس نے جرمانے یا ڈیوٹی کی شرح میں اضافہ کیا ہو، مجسٹریٹ کی مشینری کے ذریعے مذکورہ جرمانے یا شرح کو حاصل کر سکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا چیف کسٹمز اتھارٹی "کسٹمز کا ایک افسر" ہے جس نے ایکٹ کی دفعہ 193 کے معنی کے اندر جرمانے یا شرح کا فیصلہ کیا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 182 کسٹمز کے مختلف افسران کو شمار کرتی ہے جو جرمانے کے سوال کا فیصلہ کرنے کا اختیار رکھتے ہیں، لیکن چیف کسٹمز اتھارٹی اس فہرست میں شامل نہیں ہے۔ درحقیقت دفعہ 182 (سی) میں چیف کسٹمز اتھارٹی کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسٹمز کے ماتحت افسران کو مخصوص مالی حدود کے اندر سوالات کا جواب دینے کے لیے نامزد کرے۔ اس کے علاوہ، ایکٹ کی دفعہ 3 (اے) میں "چیف کسٹمز اتھارٹی" کی تعریف کی گئی ہے جس کا مطلب سینٹرل بورڈ آف ریونیو ہے۔ سینٹرل بورڈ آف ریونیو ایک قانونی اتھارٹی ہے اور اگرچہ یہ صرف مذکورہ بورڈ میں مقرر افسران کے ذریعے ہی کام کر سکتا ہے، لیکن اسے کسٹمز کا افسر کہنا نامناسب ہے۔ اس صورت حال میں، جب اس ایکٹ کی دفعات کے تحت چیف کسٹمز اتھارٹی کی جانب سے پہلی بار عائد کیے گئے کسی جرمانے کی وصولی کی کوئی گنجائش نہیں ہے، تو یہ ایکٹ کی اسکیم کے مطابق ہوگا کہ "کسٹمز کا ایک افسر" کے الفاظ کو کسٹمز کے ایک افسر کے طور پر استعمال کیا جائے جو ضبطی کے سوال پر پہلی بار فیصلہ کرنے کا مجاز ہے، ایکٹ کی دفعہ 182 کے تحت ڈیوٹی یا جرمانے کی شرح میں اضافہ۔ کہا جاتا ہے کہ اس تعمیر سے چیف کسٹمز اتھارٹی کو جرمانہ عائد کرنے کا اختیار دینے والے قانون میں بے قاعدگی پیدا ہوگی اور ساتھ ہی اس کی وصولی کو نافذ کرنے کے طریقہ کار کو بھی روک دیا جائے گا۔ جیسا کہ ہم نے نشاندہی کی ہے، ایکٹ کی دفعات کے تحت اس طرح کی بے قاعدگی پیدا نہیں ہو سکتی ہے، کیونکہ ایسی کوئی شق نہیں ہے جو چیف کسٹمز اتھارٹی کو کسٹمز افسر کی طرف سے عائد کردہ جرمانے سے زیادہ جرمانہ عائد کرنے کا اختیار دیتی ہے۔

یہ فرض کرتے ہوئے کہ چیف کسٹمز اتھارٹی ایکٹ کی دفعہ 193 کے تحت کسٹمز کا افسر ہے، اسے مذکورہ دفعہ کے تحت کارروائی شروع کرنا تھی۔ لیکن اس معاملے میں کسٹمز کلکٹر نے مذکورہ جرمانے کی وصولی کے لئے مجسٹریٹ کو تحریری طور پر مطلع کیا۔

درخواست گزار کے وکیل فاضل کا کہنا ہے کہ چیف کسٹم اتھارٹی کی جانب سے جرمانہ عائد کرنے کا حکم اصل اتھارٹی یعنی کلکٹر آف کسٹمز کی جانب سے دیا گیا حکم سمجھا جائے گا اور اس لیے اس کے نفاذ کے مقصد کے لیے مذکورہ حکم کو کلکٹر آف کسٹمز کا حکم سمجھا جائے گا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ قانونی پوزیشن اس تجویز سے آئے گی کہ اپیل ایک مقدمے کا تسلسل ہے۔ مذکورہ تجویز ناقابل استثناء ہے: دیکھیں رگاسوامی بنام الاگیل (اے آئی آر 1915 مدراس 1133)، کرسٹ نامچاریار بنام منگمل ((1902) آئی ایل آر 26 مدراس 91، 95، 96)، لچھمیشور پرساد شوکل بنام کیشور لال گھودھری ((1940) ایف سی آر 103، 84)۔ لیکن نہ تو مذکورہ فیصلے اور نہ ہی اس میں طے کردہ اصولوں کا اس سوال پر کوئی اثر پڑ سکتا ہے کہ آیا ایپیلیٹ اتھارٹی کی طرف سے پہلی بار دیا گیا حکم اصل اتھارٹی کی طرف سے دیا گیا ہے یا نہیں۔ اس نتیجے کو جنم دینے والے کسی قانونی افسانے کی عدم موجودگی میں، ایک اتھارٹی کی طرف سے دیئے گئے حکم کو دوسرے اتھارٹی کی طرف سے دیئے گئے حکم کے طور پر دیکھنا جائز نہیں ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ چیف کسٹم اتھارٹی کی جانب سے پہلی بار جرمانہ عائد کرنے کے حکم کو ایکٹ کی دفعہ 193 کے تحت کلکٹر آف کسٹمز کا حکم نہیں سمجھا جاسکتا۔

جیسا کہ ہم نے نشاندہی کی ہے، چیف کسٹم اتھارٹی کو ایکٹ کی دفعہ 188 کے تحت پہلی بار جرمانہ عائد کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ لیکن اسے ایکٹ کی دفعہ 190 کے تحت ضبطی کے حکم کو ضبطی کے حکم کو ضبط شدہ سامان کی قیمت سے زیادہ جرمانے میں تبدیل کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ اگرچہ چیف کسٹم اتھارٹی نے 15 جنوری 1954 کے اپنے حکم میں واضح طور پر ایکٹ کی دفعہ 190 پر بھروسہ نہیں کیا تھا، لیکن اس بات سے اختلاف نہیں کیا جاسکتا ہے کہ اس کے پاس اس میں طے شدہ شرائط کے تحت اس طرح کا حکم جاری کرنے کا اختیار ہے۔ اس اختیار کے استعمال کے لئے شرط یہ ہے کہ اسے اس پارٹی کی رضامندی حاصل کرنی چاہئے جس کا سامان ضبط کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے اپنے حکم میں کہا کہ اس کے سامنے ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ ضبط کیے جانے والے سامان کے مالک کی رضامندی چیف کسٹم اتھارٹی کی جانب سے ضبطی کے حکم کو جرمانے میں تبدیل کرنے سے پہلے حاصل نہیں کی گئی تھی۔ اگر اسے تلاش کے طور پر لیا جائے تو کموٹیشن کے حکم کے قانونی اثرات کا سوال غور کے لئے پیدا ہوگا۔ کیا ایسا حکم کسی اصل اتھارٹی کے متبادل کے طور پر دیا گیا سمجھا جائے گا؟ کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ کم کی گئی سزا کو قانون میں اصل ٹریبونل کی طرف سے دی گئی سزا سمجھا جائے گا؟ لیکن ان سوالات کو ہمیں روکنے کی ضرورت



نہیں ہے، کیونکہ ہم اپنے سامنے رکھے گئے مواد سے مطمئن نہیں ہیں کہ اس معاملے میں رضامندی کی شرط پوری کی گئی ہے۔ ہائی کورٹ نے عملی طور پر ایک سرکاری قانون کی باقاعدہ کارکردگی کے حق میں ایک مفروضہ نکالا۔ لیکن یہ مفروضہ صرف اختیاری ہے۔ اس طرح کے معاملے میں جب کسی حکم کی صداقت کسی شرط کی تکمیل پر منحصر ہوتی ہے، تو مفروضے پر بھروسہ کرنے والے فریق کو کم از کم یہ دکھانا چاہئے کہ اس کے سامنے موجود حکم باقاعدہ ہے اور قانون کی دفعات کے مطابق ہے۔ لیکن موجودہ معاملے میں چیف کسٹم اتھارٹی کا حکم پہلی نظر میں یہ ظاہر نہیں کرتا کہ یہ ایکٹ کی دفعہ 190 کے تحت بنایا گیا تھا۔ درحقیقت یہ قانون کی دفعہ 167 (8) کے تحت بنایا گیا ہے۔ اگر حقیقت میں مذکورہ اتھارٹی نے سامان کے مالک کی رضامندی سے نقل و حرکت کا حکم دیا ہے تو اس کے پاس یقینی طور پر ایکٹ کی دفعہ 190 کے تحت اس طرح کا حکم دینے کا اختیار ہوگا۔ اگرچہ اس طرح کا کوئی بیان نہیں تھا، لیکن اپیل کنندہ کے لئے ضروری ثبوتوں کے ذریعہ اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے کھلا ہوتا۔ اس طرح کے کسی ثبوت کی عدم موجودگی میں ہمیں یہ ماننا ہوگا کہ یہ ثابت نہیں ہوا ہے کہ چیف کسٹم اتھارٹی نے مدعا علیہ کی رضامندی سے ایکٹ کی دفعہ 190 کے تحت اپنا حکم دیا ہے۔

یہ ریاست کو متعلقہ شواہد کے ذریعہ یہ ثابت کرنے سے نہیں روکے گا کہ قانون کی دفعہ 190 کے تحت مناسب کارروائی میں سامان کے مالک کی رضامندی سے جرمانہ عائد کیا گیا تھا۔  
نتیجتاً ہائی کورٹ کا حکم درست ہوتا ہے اور اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔